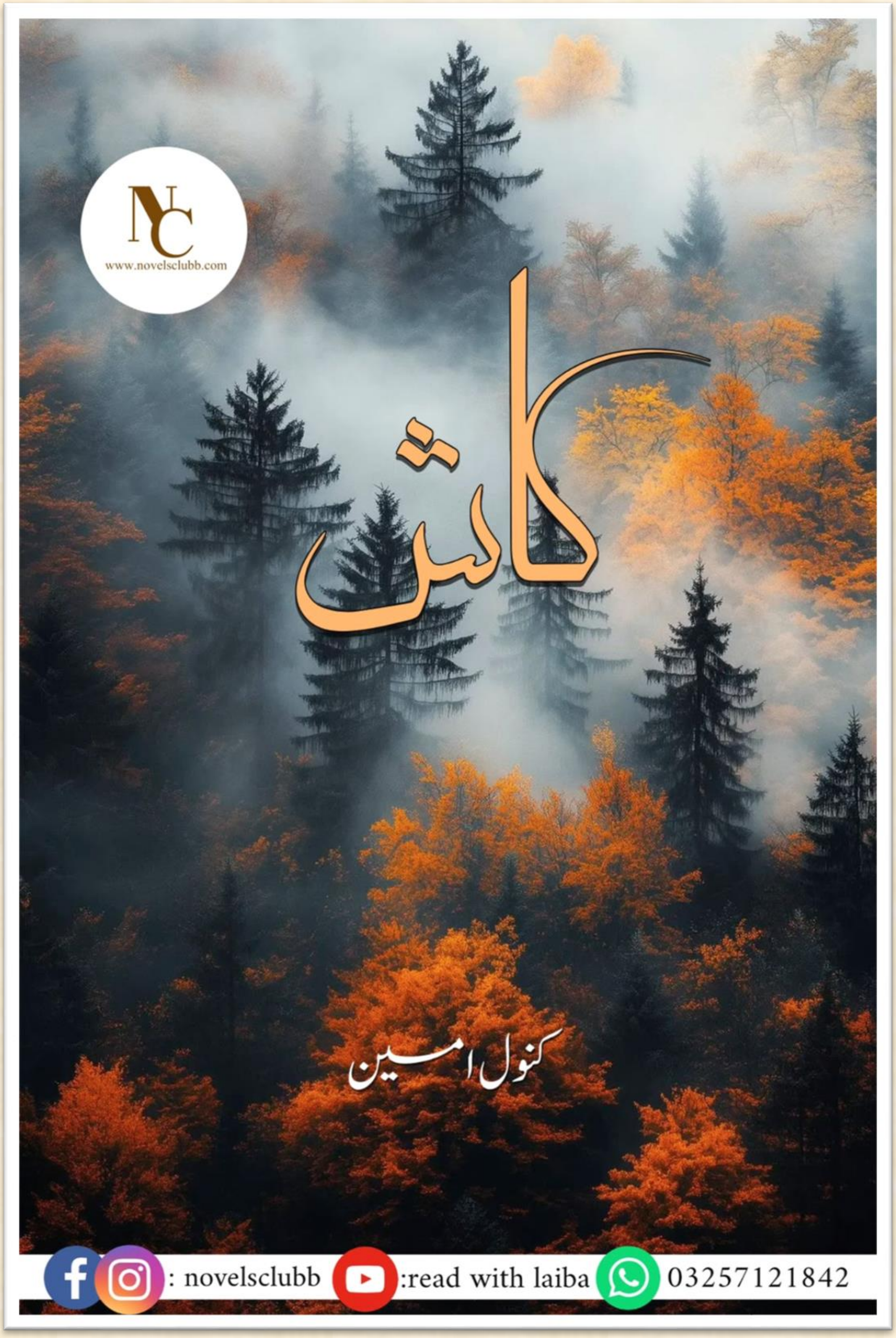
www.novelsclubb.com
کاش
کنول امین
: novelsclubb
:read with laiba
03257121842

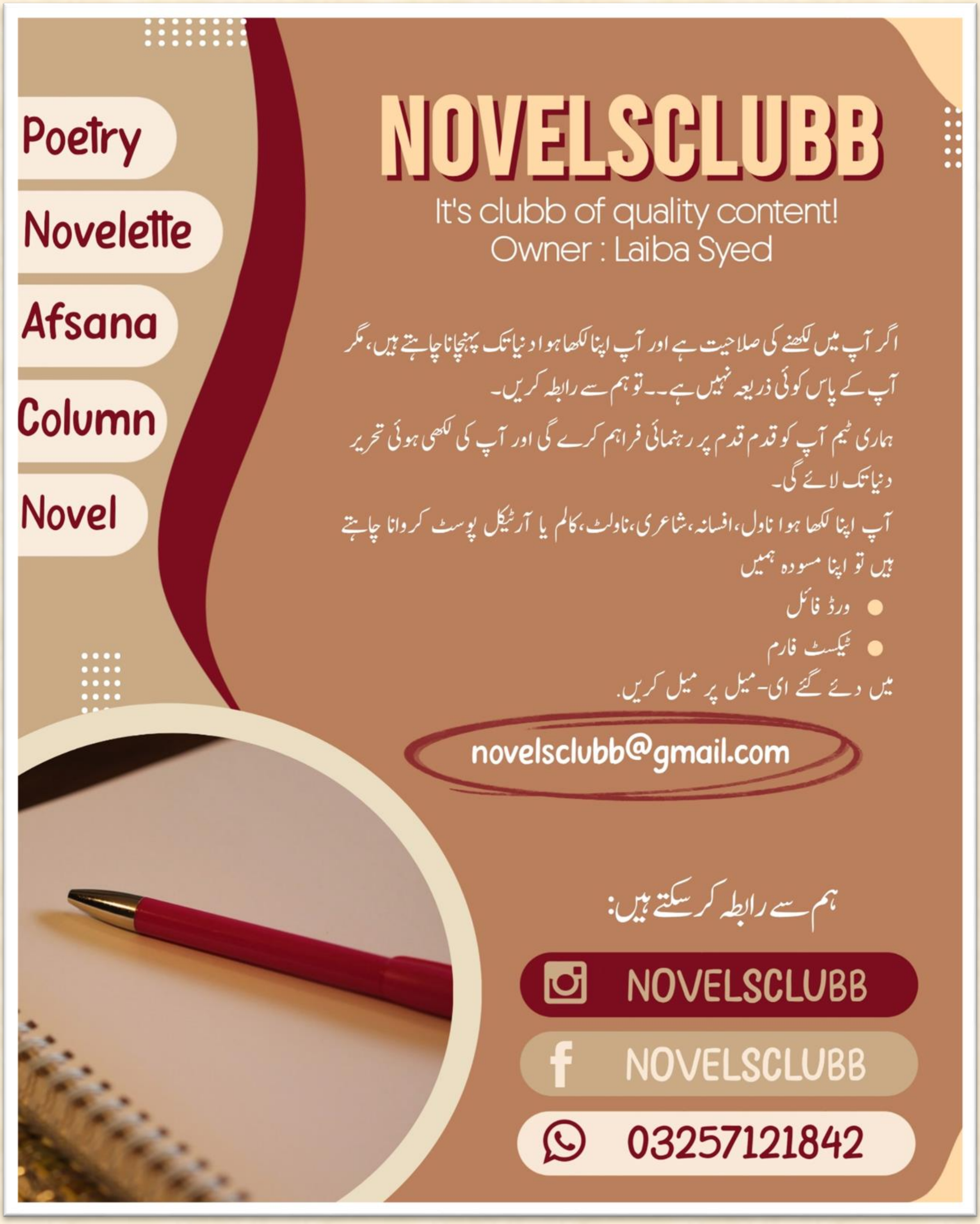

Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

کاش

از قلم

کنول امین

Clubb of Quality Content!

افسانہ: کاش

از قلم: کنول امین

"جی تو ناظرین ہماری ٹیم اس وقت موجود ہے علاقہ چکوال میں جہاں تھانہ سٹی کی حدود ہجویری مسجد کے قریب ایک دس سالہ بچی کی لاش بوری میں بند ملی ہے۔ پوسٹمارٹم رپورٹ میں بچی کے ساتھ زیادتی اور تشدد کی تصدیق کی گئ ہے۔" رات کے تقریباً ساڑھے نو بجے یہ خبر اپنے کمرے میں بیٹھا پچیس سالہ نوجوان افسوس اور قدرے تاسف سے دیکھ رہا تھا۔

آئے روز ایسی خبریں سوشل میڈیا کی زینت بنتی، پھر کچھ عرصے بعد سب لوگ بھول جاتے اور کوئی نئ کہانی لوگوں کو قیاس آرائیوں کیلئے مل جاتی۔ شہرام سلیم خود بھی دو بہنوں کا اکلوتا بھائی تھا اور ہر وقت وہ حالات کی نزاکت کے باعث ان کیلئے فکر مند رہتا۔

"کاش کچھ ایسا ہو جائے کہ میں لوگوں کی دل کی باتیں سننے لگ جاؤں یا جب بھی کوئی مصیبت میں پکارے تو وہ میری سماعت تک آجائے" لاشعوری میں جذباتی ہو کر کی جانے والی دعا دور کہیں سن لی گئ تھی۔ دعائیں بھی کبھی کبھار زحمت بن جاتی ہیں۔

اس دنیا میں رہنے کیلئے کئ چیزوں کا راز میں ہی رہنا ضروری ہے اور کئ چیزوں پر انسان بے اختیار ہی بہتر ہے۔

خاصی ناممکن سی بات تھی جو شہرام نے جوش اور جنون کی حالت میں کہی مگر اس کا نتیجہ اسے پتہ لگنا ضروری تھا، اپنی اس انوکھی خواہش کا اظہار وہ وقتاً فوقتاً کرتا رہتا تھا۔

ماضی:

گھنے جنگل میں اسے اپنا دم گھٹتا محسوس ہو رہا تھا، وہ جو شہر سے اپنے آبائی گاؤں کیلئے نکلا تھا راستے میں گاڑی خراب ہونے کے باعث سڑک پر آن کھڑا ہوا، چاروں طرف انسانوں کا نام ونشان تک نہیں تھا اور ایسے میں لفٹ ملنا بھی خاصی غیر معمولی سی بات تھی۔

"کوئی ہے....."

"کوئی ہے۔۔۔۔۔۔"

کوئی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"

پریشانی اور اضطراب میں لگائی جانے والی آواز واپس اسی تک ہی آ رہی تھی۔

حالات کا باریک بینی سے جائزہ لیکر وہ دور نظر آنے والی روشنی کی سمت چل دیا۔ کافی دیر مسلسل چلنے کی وجہ سے اسے سر چکراتا اور اپنے پیروں پر چھالے پڑتے محسوس ہونے لگے۔

ماحول آہستہ آہستہ دھندلا ہونے لگا اور وہ وہی حواس سے بیگانہ ہو گیا۔ اس سے پہلے کے وہ نیچے گرتا سیاہ ہڈ گرائے کوئی ہیولہ تیزی سے اسے اپنی نرم گرفت میں لے چکا تھا۔ سیاہ ہڈ سے

سرخ آنکھیں جھلک رہی تھی جو کچھ وقت گزرتے ہی سنہری ہو گئ۔ ہوش کی دنیا میں شہرام یہ سب دیکھتا تو یقیناً کبھی ہوش میں آنے کے بارے میں سوچتا بھی نہ، لمحے کا کھیل تھا کہ وہ شخص وہاں سے شہرام کو لیے غائب ہو گیا۔ دور کھڑی قسمت شہرام کی تقدیر پر ماتم کر رہی تھی۔

•°•°•°•°•°•°•°•°•°•

"اٹھو بیٹا! " پانی کے چھینٹے مار کر وہ بزرگ کب سے اس نوجوان کو ہوش میں لانے کی کوشش کر رہے تھے۔

"م۔ مم۔ میں کہاں ہوں "بوکھلا کر اٹھتے ہی اس نے یہ سوال کیا۔

اسے ہوش میں آتا دیکھ ایک پر کیف مسکراہٹ نے اس بزرگ کے ہونٹوں کا احاطہ کیا۔ سفید بال، سفید ہی لمبی گھنی داڑھی سیاہ آنکھیں اور سفید ہی لباس میں ملبوس بزرگ کو اپنے سامنے دیکھ کر اس نے آبرو آچکا کر انکے یہاں موجود ہونے کا پوچھا، جبکہ نظریں بار بار بھٹک کر اس جھونپڑی میں جا رہی تھی جہاں اس وقت صرف یہ دو نفوس ہی موجود تھے۔

"فکر مت کرو، محفوظ ہاتھوں میں ہو "نرم سے انداز میں اس نے تسلی کروائی۔

Clubb of Quality Content

"خواہشات کو لگام ڈالو لڑکے ورنہ لینے کے دینے پڑ سکتے ہیں۔" بزرگ نے اس لڑکے کی آنکھوں میں قدرے جھانکتے ہوئے کہا۔

"آپ کو کیسے پتہ، مم میرا مطلب ہے آپ ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں."

بزرگ اس کی گھبراہٹ دیکھ کر زیر لب مسکرا دیا۔"اس بات سے تمھارا سروکار نہیں ہے مگر جو کہا ہے اس پر عمل کرنا ورنہ کچھ بعید نہیں کہ تمھارا کاش تمھیں لے ڈوبے" ذومعنی انداز میں جہاں بزرگ نے اسے وارن کیا وہی اس شش و پنج میں بھی ڈال دیا کہ آخر یہ کیسے جان سکتے ہیں۔

"آپ کو مائنڈ ریڈنگ آتی ہے، ہے نہ۔۔۔" لڑکا اب کی بار متجسس تھا۔

"ویٹ آمنٹ۔۔۔ آپ سائیکالوجسٹ تو نہیں لگ رہے اور یہ جگہ بھی کافی عجیب ہے (ایک طائرانہ نگاہ اس نے پوری کمرے نما جھونپڑی میں دوڑائی، جس میں ایک قالین بچھی تھی جس پر وہ دونوں ایک دوسرے کے سامنے موجود تھے، ایک طرف لالٹین، کچھ موم اور اگر بتیاں رکھی تھیں جبکہ ایک طرف دو قدیم طرز کے صندوق موجود تھے جس کے ساتھ ہی مٹکہ اور کچھ عجیب سے پھل ترتیب سے رکھے گئے تھے)۔ کہیں آپ جادو گر تو نہیں"۔

حلیے سے وہ بزرگ درویش لگ رہا تھا مگر اس کم عقل نے انہیں جھٹ سے جادو گر کہہ دیا، گو کہ اپنے کہے الفاظ پر وہ نادم تھا مگر پھر سے کچھ کہنے سے اس نے خود کو باز رکھا۔

"کیا چاہتے ہو تم" سنجیدگی سے سوال کیا گیا۔

"لوگوں کی سوچ سننا چاہتا ہوں، اور یہ کہ اگر کوئی مشکل میں ہے تو مجھ تک آواز آئے۔" بلا جھجک اپنی خواہش اس نے بزرگ کے گوش گزار کی۔

"یہ ناممکن ہے" دوٹوک جواب دیکر بزرگ کچھ دیر پہلے ہوئے واقع میں کھو گیا۔

"ابراز!!! چھوڑ دو اسے" بزرگ کسی ہیولے سے مخاطب تھا جس کی گرفت میں کوئی لڑکا نظر آ رہا تھا۔

"نفسانی خواہشات اور بے جا کاش والے لوگ میری غذا ہیں، لا تعداد طلسماتی قوتوں کے حصول کیلئے میں ایسے ایک آدھ شخص کو تو قربان کر ہی سکتا ہوں" عجیب خوفناک سی آواز تھی، نہ معلوم پڑتا تھا کہ بولنے والا مرد ہے یا کوئی خاتون ہے، پورے چاند کی رات اور اس جنگل میں مکروہ قہقہے گونج گئے۔

باتوں سے سمجھانا ابراز کو ناممکن تھا لہذا بزرگ نے زیر لب کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ بزرگ کے ہونٹوں سے نکلنے والا ایک ایک لفظ ہیولے کو جھلسا رہا تھا جبکہ اسکی سرخ آنکھیں کرب

سے پھیلنے لگیں۔ روحانی طاقتیں اور طلسماتی قوتوں کے مد مقابل آنے سے ابراز کی فلک شگاف چیخیں بلند ہوئیں۔

"ایک موقع بس۔۔۔۔اس کے بعد اگر اسنے وہی خواہشیں کیں تو یہ انکا غلام ہو جائے گا"

تیز روشنی کے ساتھ وہ وہاں سے غائب ہو گیا جبکہ بزرگ اس لڑکے کو اپنے ساتھ لے آیا۔

"ایسے کیسے نا ممکن ہے، جادو یا معجزہ بر حق ہے، اور میرا دل کہتا ہے کہ میں نے ایسی کوئی ناجائز خواہش نہیں کی۔" لڑکے کی آواز بزرگ کو واپس حال میں لے آئی۔ ایک بار کو تو بزرگ کا دل چاہا کہ وہ ابراز والی باتیں اسے بتادے تاکہ یہ دوبارا ایسا نہ کر سکے مگر اس لڑکے کو دیکھ کر واضح تھا کہ اگر ابراز والے واقعے کا اسے علم ہوا تو کچھ بعید نہیں کہ وہ اس کے پاس پہنچ جائے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ابراز ان گنت طلسماتی طاقتوں کا سربراہ اور جادو کی اندھیر نگری کا سرغنہ تھا جو ہر بار کسی شخص کو آگ کی بھینٹ چڑھاتا، بزرگ وقت پر پہنچ کر بچا لیتا تو ٹھیک ورنہ رہتی زندگی تک وہ لوگ مسنگ پرسن ہی مانے جاتے۔

"سنو بچے! گو کہ تمھاری نیت ٹھیک ہو گی مگر خواہش پھر بھی غلط ہی ہے، ہر چیز کا علم ہونا بھی کسی عذاب سے کم نہیں۔ زندگی آج اور اب میں جینے کا نام ہے نہ تو ماضی کو سوچتے رہنے اور

مستقبل کو جاننے کا، اگر لوگوں کی سوچ سننے لگو گے تو رشتوں سے اعتبار کھو دو گے، کسی سائل اور مصیبت زدہ کی پریشانی سن کر بھی مدد نہ کرنے پر ندامت کے کرب میں رہو گے۔ جوان خون ہو خود پر توجہ دو، معاشرہ جادو یا معجزے سے نہیں بلکہ سوچ کے بل پر تبدیل ہو سکتا ہے۔"

کندھے پر تھپکی دیکر بزرگ اٹھ کھڑا ہوا۔ شہرام بھی انکے پیچھے قدم بڑھانے لگا۔

"کوشش کرنا کہ آئندہ ایسا نہ کہو، لیکن اگر کچھ غلط ہو تو خود کو کسی کے حوالے مت کرنا اور مجھے یاد کرنا اگر میرے بس میں ہوا تو شاید تمھاری مدد کو آسکو" دروازے سے شہرام کو روانہ کرتے ہوئے وہ نرم انداز میں کہتا اسے رخصت کرنے لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

حال:

عادت سے مجبور ہو کر شہرام اپنی باتوں کو رٹے رٹائے طوطے کی طرح پڑھ کر سو گیا، یہ جانے بغیر کے کل کا سورج اس کیلیئے کیا تباہی لانے والا ہے۔

شدید شور کے باعث شہرام کی آنکھ کھل گئ، مگر وہ یہ سمجھنے سے قاصر تھا کہ آخر اتنی آوازیں آ کہاں سے رہی ہیں۔

سوچوں کو جھٹک کر وہ نماز کیلیئے اٹھا۔

"روز صبح اٹھ کر نماز پڑھنے لگ جاؤ، اففف کتنی محنت کرنی پڑتی ہے خود کو نیک ثابت کرنے میں"

"خود تو ڈھنگ سے کھڑا نہیں ہو سکتا اور چلا ہے امامت کروانے، ہونہہ محلے والے بھی نہ"

"اللہ جی اس بار سپلی کلیئر کروادے اب کی بار پکا ساری نمازیں پڑھو گا"

مسجد میں موجود لوگ بظاہر خاموش تھے مگر وہ آوازیں محلے کے کلیم، نعیم اور سلمان کی تھی، کی آوازیں اسے اور بھی سنائی دے رہی تھیں۔

جہاں وہ اس سب سے حیران تھا وہی یہ دیکھ کر پریشان بھی کہ لوگ کس قدر منافق تھے۔اللہ کو مزید عبادت کا لالچ دیکر کوئی دعا قبول کروانے آیا ہے تو کوئی محض دکھاوے کیلئے، بڑی مشکل سے نماز مکمل کرکے وہ چلا گیا۔

وارڈروب سے سیاہ شرٹ نکال کر وہ آفس کیلئے تیار ہو کر کسی سے بات کیے بنا چلا گیا۔

"آج تو جناب اپنی آئیز سے میچ کر کے شرٹ پہن کر آئے ہیں" یہ ریسیپشن پر بیٹھی شرمین کی آواز تھی، شہرام نے اسے دیکھا تو وہ خاموشی سے اپنے کام میں مصروف تھی۔

"لگتا ہے وہم ہونے لگ گیا ہے مجھے "ایک اور کوشش اپنی سوچ کو جھٹکنے کی کی مگر اتنے میں مریم کی آواز اس کو سنائی دی۔

"جان بوجھ کر مائرہ کے ساتھ ٹوننگ کر کے آیا ہے، مجھے تو شروع سے ہی لگ رہا تھا کہ ان کا چکر چل رہا ہے"۔

"مس مریم! میرا چکر کسی کے ساتھ نہیں چل رہا اور آپ اپنی فائل کمپلیٹ کر کے میرے کیبن میں پہنچائیں "درشتی سے کہہ کر وہ مڑ گیا۔

"مگر سر میں تو خاموش ہوں "مریم احتجاجاً کہہ اٹھی جبکہ خود سے ہی بات کر کے اور حکم صادر کرنے پر سارا آفس اسے دیکھنے لگا۔

"اوکے فائن! فوکس آن یور ورک ناٹ آن آدرز" جلدی سے کہہ کر وہ اپنے کیبن میں آگیا جبکہ سب کی نظریں تاحال اسے خود پر محسوس ہو رہی تھیں۔

"افففف آج پتہ چلا کہ لڑکیاں بیچاری کیوں نظروں سے کنفیوز ہو جاتی ہیں، اور ایک میری کالیگز ہیں جو سوچوں میں مجھے ہراس کر رہیں ہیں، لیکن اگر وہ خاموش تھی تو مجھے کیسے سنائی دے رہا تھا" صبح سے لیکر اب تک ہونے والے واقعات پر اب وہ تسلی سے سوچ رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اسکا مطلب میں سچ میں سوچ سن سکتا ہوں!" کتنی خواہش تھی اس کی اسے مگر ابھی سے وہ کوفت کا شکار ہونے لگا تھا۔

•°•°•°•°•°•°•°•°•°•°•

"ایک بار حق مہر میری مرضی کا لکھوا لو پھر ان سب کو ناکوں چنے نہ چبوائے تو میرا نام بھی زکیہ نہیں" خالہ زکیہ شہرام اور اپنی بیٹی کے رشتے کی بابت بات کرنے آئی تھیں۔لاونج میں داخل ہوتے ہی خالہ کی آواز اسے سنائی دی مگر خود تو خالہ چائے اور لوازمات کے ساتھ انصاف کرنے میں مصروف تھی۔

"ابا مجھے یہ رشتہ منظور نہیں" دوٹوک جواب دیکر وہ الٹے پاؤں واپس لوٹ گیا جبکہ پیچھے اس کے والد، والدہ اور خالہ اسے پکار رہے تھے مگر اسے اس وقت کسی کی پرواہ نہیں تھی۔ صبح سے لیکر اب تک وہ جتنی آوازیں سن چکا تھا اس سب سے اسکا سر شدید دکھ رہا تھا۔

نہ جانے کتنے چہرے تھے لوگوں کے، زبان سے رسیلی ٹپکا کر وہ دلوں میں زہر لیے بیٹھے تھے۔

وہ خود کو کسی عجیب سرکس میں محسوس کر رہا تھا جہاں سوائے اسکے سبھی اپنا ظاہر چھپائے بیٹھے تھے۔

سر اسٹیئرنگ سے ٹکا کر وہ کچھ دیر پہلے ہوئے واقع میں کھو گیا۔

"اوہو کیا زبردست مال ہے، کہو تو ہم چھوڑ دیں" اپنی بہن کو یونیورسٹی سے لیکر ابھی وہ نکلا ہی تھا کہ پاس سے گزرتے بائیک سواروں کا کامپلیمنٹ سنائی دیا۔ غصے سے اس کے ہاتھ کی نسیں واضح تھی اور کچھ دیر کی ڈرائیو کے بعد ہی اس نے دونوں لڑکوں کو دھر لیا۔

"دوسروں کی بہنیں بیٹیاں تیرے لیے مال ہیں" دیوانہ وار مکے کی برسات کرتے ہوئے وہ بس یہی بول رہا تھا۔

"بھائی، بھائی فار گاڈ سیک، پلیز اسٹاپ دس، انہوں نے تو کچھ کہا ہی نہیں کیوں آپ مار رہے ہیں" زارا (شہرام کی بہن) اسے مسلسل کھنیچتے ہوئے کہنے لگی۔ اس کی بات پر شہرام کے چلتے ہاتھ تھم گئے، ایک نظر اس نے وہاں اکٹھے ہونے والے مجمع پر ڈالی اور زارا کو لیے گاڑی کی طرف بڑھا۔ لوگ اسے پاگل نشئ دیوانہ اور نہ جانے کیا کیا کہہ رہے تھے مگر اسکا ذہن اسی بات پر اسٹک تھا کہ انہوں نے تو کچھ کہا ہی نہیں۔

یہ خواہش اسے مہنگی پڑ رہی تھی اسکا اندازہ اب اسے بخوبی ہو رہا تھا۔

کاش دنیا میں کوئی کاش نہ ہوتا۔ اس کے دل نے شدت سے خواہش کی تھی اس بار مگر کسی کی چیخیں اسے واپس حال میں لے آئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رات کے سائے ہر طرف پھیل رہے تھے اور ایسے میں وہ ایک سنسان سڑک کے کنارے جانے کب سے موجود تھا۔

"چھوڑ دو مجھے پلیززز۔۔۔۔

تت تم لوگ انسان نہیں درندہ ہو، جن کیلئے انسانی وجود کسی گوشت کے لوتھڑے سے کم نہیں۔۔۔

خدارا میری عزت کی حفاظت فرما۔۔۔۔"

کسی انجان عورت کی دردناک آوازیں اسے آرہی تھی مگر وہاں کوئی موجود نہیں تھا۔

"کون ہے یہاں" وہ پکار رہا تھا مگر اسے مسلسل وہی آوازیں سنائی دے رہی تھیں جن میں اب شدت آچکی تھی۔

آدھے گھنٹے کی بھاگ دوڑ کے بعد وہ آواز تک پہنچا مگر تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔ انجان خاتون سفاکیت کا زندہ ثبوت ہونے کے ساتھ انتہائی نازیبا حالت میں غالباً اس دنیا سے جاچکی تھی۔

وہ شہرام جو اس خواہش کے حصول کے لیے یہ دعویٰ کرتا تھا کہ وہ کسی مظلوم کو ظلم کی داستان کا حصہ نہیں بننے دے گا، آج خود ہی مدد کو نہیں پہنچ پایا تھا۔ تکلیف ہی تکلیف تھی خود کی

آنکھوں سے کسی کو اس حال میں دیکھنا اور وقت پر نہ پہنچ پانا۔اسکا وجود زلزلوں کی ضد میں تھا جبکہ سانسیں بھی اکھڑنے لگیں۔

روشنی کی تیز کرن سے اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھی،کوئی الوہی سی طاقت اسے اپنی جانب کھینچ رہی تھی اور وہ خود کو بے بس محسوس کر رہا تھا۔

"کوشش کرنا کہ آئیندہ ایسا نہ کہو،لیکن اگر کچھ غلط ہو تو خود کو کسی کے حوالے مت کرنا اور مجھے یاد کرنا اگر میرے بس میں ہوا تو شاید تمھاری مدد کو آسکو" بزرگ کی باتیں اس کی بازگشت میں سنائی دینے لگی۔

اپنی پوری ہمت مجتمع کر کے شہرام نے بزرگ کو آواز لگائی،حصار تھا کہ ٹوٹنے لگا اور وہ حواس سے بیگانہ ہو گیا۔

آخری چیز جو اسے سنائی دی تھی وہ کسی کی دردناک چیخیں تھیں۔

دو دن کی بیہوشی کے بعد وہ اچانک بوکھلاتے ہوئے اٹھا۔

"مم،میں۔۔۔۔"

"محفوظ ہاتھوں میں ہو" اس کا فقرہ مکمل ہونے سے پہلے ہی بزرگ نے کہا۔

اپنے سامنے اس بزرگ کو دیکھ کر وہ بچوں کی طرح بلک بلک کر رو دیا۔

لوگوں کی اصلیت کا بوجھ وہ مزید اپنے کندھوں پر برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

"آپ ٹھیک تھے، آپ ٹھیک کہتے تھے ہر کاش مکمل نہیں ہونا چاہیئے ورنہ زندگی عذاب بن جاتی ہے، کیا فائدہ ایسی طاقتوں کا جو اپنوں سے بھی دور کر دیں، پلیز مجھے معاف کر دیں نہیں چاہیے مجھے مزید کچھ بھی، مم۔۔ میں بس ایک عام انسان کی طرح جینا چاہتا ہوں" ہچکیوں کے درمیان وہ اپنے دو دن سے حاصل ہونے والے سبق کو دہرا رہا تھا۔ بزرگ ازلی نرم مسکراہٹ لیے اس جوان کو دیکھنے لگے جس کا شمار ان بچوں میں ہوتا تھا جو خود گر کر چلنا سیکھتے ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"یہ سب کیسے ہوا تھا" ذرا نارمل ہونے پر اس کے سوال کیا۔

"تم درست تھے کہ جادو اور معجزہ بر حق ہے، یوں سمجھ لو کہ دو دن جو تمھارے ساتھ ہوا وہ جادو کے باعث تھا اور اب جو اس سب سے بچ کر تم زندہ سلامت بیٹھے ہو یہ معجزہ ہے۔ جو ہوا اسے بھول جاؤ اور خود کو ایسی فضول خواہشات کے حصول کیلئے ضائع مت کرو" بزرگ کی باتیں سکون آور تھیں یوں جیسے برسوں کے زخموں پر کسی نے مرہم رکھی ہو۔

شہرام سلیم دل کا بوجھ ہلکا کر کے اور اس خواہش سے پیچھا چھڑا کر واپس اپنے راستے چل دیا۔

ختم شد

نوٹ: یہ کہانی مکمل طور پر فرضی ہے، جادو کا تعلق حقیقت سے ہو گا مگر یہ کہانی افسانوی ہے اور نہ ہی اسکا کوئی کردار حقیت سے تعلق رکھتا ہے۔ افسانہ "کاش" ہر اس انسان کے لیے ایک سبق ہے جو میسر چیزوں پر صبر اور شکر کرنے کی بجائے "اور" کی طلب رکھتے ہیں۔

آجکل مائنڈ ریڈ کرنا نئی جنریشن کی وش لسٹ میں ہے۔ ایسی کوئی بھی خواہش کرنے سے پہلے اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ کیا لوگوں کے ذہن پڑھنے کی طاقت کے بعد وہ انکے ساتھ اسی طرح رہ سکیں گے؟؟؟

یا اگر انکا ذہن کسی نے پڑھ لیا تو کیا وہ قبول کریں گے؟؟؟

ہر گز نہیں لہذا جو آپ خود کے لیے پسند نہیں کرتے دوسروں کیلیئے بھی مت کریں۔

شکریہ!!!

ناول کلب
Clubb of Quality Content

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

بہترین کوالٹی کی کتب شائع کروانے کے لئے اس نمبر پر رابطہ کریں۔

03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842